لا الٰہ الا اللہ

منشورِ محمدی

محمد رسول اللہ

منشور رسولان ہر محتاج بخاتم | باخاتم دمہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورید انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

نمبر ۲۰ | مطبوعہ سوم شعبان المعظم ۱۲۹۱ ہجری | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا زمرۂ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵ ۱۵ ۲۵ کو چھپکر جلوۂ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکو اجرائے حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہے اور مخالفان اسلام کی اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی پیشگی چار روپیہ دوآنہ مع محصول ڈاک مقرر ہے اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بصیغۂ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی مضامین مفید مفت اور بمضمون خاص باجرت ۱ عرفی سطر طبع ہوگا جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئے

السید محمد عبد المجید سکریٹری زمرۂ احباب بنگلور

بشارت مثیل موسیٰ

یہہ رسالہ متبرکہ تصنیف سے قبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی کے ہمارے یہان نہایت عمدہ طبع ہوکر تیار ہوا اس رسالہ مین ثبوت نبوت آنحضرت صلعم نہایت تحقیق سے کی گئی ہے اور انگریزی فارسی و عبرانی عبارتین بجنسہ نقل ہوئی ہین جس صاحب کو خریدار ہونی منظور ہو وہ بارسال قیمت دو آنہ مع محصول ڈاک طلب فرماوین فقط

بمبئی

ہمارے نامہ نگار صاحب کی تحریر سے مفہوم ہوا کہ ۲۱ اگست کو ایک پارسی اور ایک برہمن اور ایک مرہٹہ یہہ تینون شخص نے ایک ہی وقت اسلام قبول کیا فقط

بڑودہ

صاحب میسور اخبار بحوالہ اکزامنر مورخہ ۳۱ ماہ اگست رقمطراز ہین کہ ریاست بڑودہ مین اکثر ہندو اپنی بت پرستی کو چھوڑکر دین اسلام قبول کر رہے ہین فقط

سندھ

اخبار جام جہان نما مین مرقوم ہے کہ ایک شخص نے قوم بقال سے ہادی مطلق کی ہدایت کے سبب دین اسلام قبول کیا جب دوسرے بقالون نے یہہ خبر سنی تو برہم ہوکر مسلمانون کے اغوا دینے کی تہمت باندھ

متبین کی عیش وآرام دیکھکر انگشت حیرت کو دندان ندامت
مین کاٹتا ہوگا نفع نہ دیگا - وجہ سیوم - دیلمی نے کتاب -
فردوس مین روایت کی ہے کہ آیا گ وَحَاجِبَ النَّوْءِ فَاِنَّہٗ
قِطْعَۃٌ مِنَ النَّارِ وَلَا یَنْفَعُکَ وَدُّہٗ وَلَا یَفِیْ لَکَ بِعَہْدِہٖ -
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ دور کر تو آپ کو بری (آدمی) سے
اس لیے کہ وہ ایک ٹوکرا ہے آگ کا نہ نفع دیگی تجھکو اوسکی
دوستی نہ پورا کریگا تیرا عہد - پھر جب یہہ تباعد کا حکم ہوا تو
مواکلت ومشاربت کیونکر جایز ہوگی ان حدیثون سے صاف
صاف عیان ہے کہ اگر یہود ونصاریٰ بالفرض ہمارے پاک
برتنون سے بھی ہمارے کنوؤن سے پانی بھرین تو ہمکو ان
کنوؤن کا استعمال حرام ہوجاتا ہے کیونکہ ان حدیثون مین
علت حرمت کے لزوم اختلاط معلوم ہوتی ہے سو وہ بہر
صورت باہمہ پانی بھرنے سے لازم آتا ہے وجہ چہارم
کہ بیہقی نے شعب الایمان مین ابی امامہ سے روایت کی ہے
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم مَنَ الْجَفَاءِ اَنْ تُوَاکِلَ غَیْرَ اَہْلِ مِلَّتِکَ
کہ قال فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جفا سے ہے کہ تو کھاوے غیر اہل ملت
اپنے مین سے کہ ساتھہ کہاوے تو اپنے غیر مذہب والے کے وجہ عجم
جب ملک ہندوستان مین ابتدا سے یہہ قرار پایا کہ اہل اسلام
ایک کنوین سے پانی بھرین اور یہود ونصارا ایک الگ
کنوین سے اہل اسلام جو کوئی پانی بھرے تو وہ شخص اونہین
کے ملت مین سے شمار کیا جاتا ہے لہذا علحدہ چاہ ما بہ
الاستیاز اہل اسلام ہوئے اور مشارکت وہ مشابہت الیہود
والنصاریٰ بحسب اوف ویاس سمجھی گئی جسکی ممانعت کی واسطی
بیضاوی نے تشبہ بقوم فہو منہم - یعنی جو شخص اپنی تئین
۲ نمبر مشور محمدی کی کنوین

۱۰

شکل کسی قوم کا کرے اس طرح سے کہ وہ اس قوم مین سے
بنظر اوسکے شمار کیا جاوے تو اس شخص کا حشر اوسی قوم کی سا تھہ
ہوگا ظاہر ہے کہ جب کوئی اہل اسلام مین سے باشتراک چاہ یا
یہود ونصاری مشابہت پیدا کریگا تو بحسب خبر صادق
مصدوق اوسکا حشر بھی یہود ونصارا کے ساتھہ ہوگا
شفاعت آنحضرت سرور کائنات شفیع المذنبین سے محروم رہیگا
اب خدمت کاتب اہل اسلام مین یہہ عرض ہے کہ اس حدیث
شریف کا منطوق یہہ ہے کہ جس شخص (للہ) کو امت محمدیہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین سے یہہ منظور ہو کہ کوثر پر بوقت اشتداد
عطش کے بشفاعت صاحب لواء احمد علیہ الف التحیات پیئے
تو مشارکت آب چاہ نصاریٰ سے اجتناب کرین - باقی ایندہ

جواب مستر اوشہباز کہ در اخبار نور افشان نمبر ۳۳
جلد ۱ پرواز کردہ بود

کہتی ہین خلائق کو مسیحا نے بچایا	عیسائیان اکثر
کردار کی پاداش مین تکلیف اوٹھایا	سولی پہ لٹک کر
تہا مرغ مسیحا قفس رحم کے اندر	جو تہا دنان چکتا
نکلا تو قفس سے کہا بیٹا ہون خدا کا	ببر و پیا بنکر
ایک کنوین سے پانی بھرین اور یہود ونصارا ایک الگ	یا خلد بریں مین
کنوین سے اہل اسلام جو کوئی پانی بھرے تو وہ شخص اونہین	عالم کے برابر
کے ملت مین سے شمار کیا جاتا ہے لہذا علحدہ چاہ ما بہ	فرزند خدا کو
الاستیاز اہل اسلام ہوئے اور مشارکت وہ مشابہت الیہود	باز وئی خدا پر
والنصاریٰ بحسب اوف ویاس سمجھی گئی جسکی ممانعت کی واسطی	ہرگز نہ مٹاون
بیضاوی نے تشبہ بقوم فہو منہم - یعنی جو شخص اپنی تئین	اوس قوم سے پھر کر

۲ نمبر مشور محمدی کی کنوین

فوراً اسکا نہین اٹلی کی آبادی مین صریحاً
بانبھون نے امرونکا اقتدا اپنا چھوڑدیا
لڑکون کو ہاتھ چوب آوا سوار ہوشیاون
معلوم ہوا وہ وقت کہ لکڑی ہو نہ گھوڑا
دولت کی تمنا و جہر نصون کو دیا دم
دولت کو بدل آخری دولت دین انکا
بونمان تہ نظر بحر کے ہر وقت پیادے
جب مات کے گہر شہ کو یہودا نے چھوڑا
مچھلی کے عوض باپ نے فرزند کو اپنے
ڈبنے سے عرق اگیا کف موسہ سے نکلا
دنیا مین کہان ہین کہ سب نیک ہین مشہور
پھر یہ جنا مہمل ہے بنا خوب سا پتلا۔
جیسے وہ مرتہا عیسی مین سب پطرس مین وہی تہا
عیسی نے کہا مجھہ مین کوئی کام نہ اوس سا
توحید کی آواز دی مرغون نے کیا ہو
تثلیث کے پنجرے مین پڑ رہگیا اٹکا
شہباز جی مردار پہ ڈالو نہ تم انکہین
بہیجا ہے موحد نے یہہ توحید کا طعما

لو ہدیہ سمجھہ کر
پر تیز نکیجو۔
شہباز گران پر
جنت مین بسیرا
جیسے کہ ہین تیگر
کچھہ فرق نہین
وہ احمد رہبر
بجتا ہی پانچ وقت نقارا محمدی
سن ای مسیحی کر یہہ نظارا محمدی
شدت مین لیکی نام سہارا محمدی

طبع زاد منشی عبدالکریم المتخلص بمدرس ؛

سے اوج برتری مین ستارا محمدی
ارض و سما پہ دبکی ہی قدرت کے اقتدار
آوے نہ عفو مانگی ہو ادسام طفیل
خوف اسنوں اگ سبھی بجیا خلیل

روشن ہی سب مین دین ہمارا محمدی

فقط دوست و پیرمن بت بنا کر پوجتے ہین
یکمشت نہان ہو اسمین فرامو کیجئے
احمد جی سے خلقہ مین مرکا مقدمہ
اب شمس عیسوی نہ ہی خلق مین رہے
کیونکر نہ شق نت مدرس رہے

نام خدا جو زمین ہا۔ محمدی

یہہ مضمون واسطہ اندراج منشور محمدی کے اخبار سے مطبع بحر الاسلام
مین آیا کاتب اسکو کوئی صاحب ظاہر مین ہندو حقیقت مین مسلمان
اللہ تعالی اونکو جلد ظاہر مین بھی ایمان و اسلام سے مشہور و
موصوف کردے اور یہی چند لوگ جو پوشیدہ مومن ہین اونکو
بھی ظاہر مین لادے آمین ثم آمین۔ وہو ہذا۔

جناب من اس سوال و جواب کو منشور محمدی مین طبع فرماوین
نور افشان نمبر ۲۹ مین ایک صادق مسلمان نے اہل اسلام سے
اس امر مین استفتا کیا ہو کہ اہل کتاب کے ساتہہ مسافرہ ہونے
کہانے کے لئے ثبوت و جواز دستا ہو پھر مسلمان لوگ انگریزون
کے ساتہہ نہین کہاتے یہہ اونکا تعصب ہے یا انگریز اہل کتاب
ہونے مین تردد ہے ؛

جواب اہل کتاب کا لفظ اوس قوم پر اطلاق کیا جاتا ہو کہ جسکے
پاس کتاب منزلہ آسمانی ہو کہ جسمین تنزیہ و توحید باری تعالی
کی اور اوامر و نواہی رسول مبعوث کی طرف اور انسانون کی
طرف جو مبعوث الیہ ہین اور عذابون کی وعید نافرمانون کو اور
رحمت کا وعدہ مطیعون کو اور طریق عبادت کی اور حلال و حرام
اشیا و ماکول و مشروب اور احوال معاش و معاد وغیرہ کی تفصیل
تمام و کمال بیان ہو اوس قسم کے ساتہہ مسلمانون کو کہانا۔

رہا ہی اور وہی قوم اہل کتاب ہین مگر میل مین تو شرائط مذکورہ
موجود نہین مگر ایک مجموعہ بطور تاریخ یک پیغمبر کی ہی لوگون نے
اقسام کے اختلافون کے ساتھہ کچھہ دیدہ کچھ شنیدہ بیان
کیا ہی وہ کتاب منزل آسمانی کیون ہوگی اور اوس کتاب کے
معتقد لوگ اہل کتاب کیون ہوگے توریت مین نظر کرکے دیکھیز
تو احکام الٰہی اور قصص انبیاء ماضی اور حلت وحرمت اشیاء
کی اور خطابات حق تعالی کے حضرت موسی کلیم اللہ کی طرف
صاف مرقوم ہین گو کہ تحریف وتغیر وتبدیل سے مبرا نہین تاہم
کتاب آسمانی پائی جاتی ہی بدستور فرقان حمید جامع کتب منزلہ
خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر منزل ہوی ہی
شرائط کلام الٰہی باحسن وجوہ اسمین موجود ہین اس ضابطہ
سے کہ عقل سلیم بغیر سوائے کلام الٰہی یقین کرنے کے کچھہ چارہ
نہین حاصل یہہ کہ اہل کتاب یہود ہوسکتے ہین کہ جنکے پاس توریت
موجود ہی پس اونکے ساتھہ ہم سفرہ ہو کھانا بھی درست ہے کیونکہ
وہ اشیاء حرام کو حرام ہی سمجھتے ہین حلال کو حلال -

راقم ہیچمدان نژادانی مسلمان

التماس

سب حضرات مشتریان وحامیان منشور محمدی کی خدمات
بابرکات مین گذارش ہی کہ جن بزرگون نے بلحاظ امداد و
اعانت قرطاس ہذا سے سرے سے لینا شروع کیا ہی بلحاظ
معاونت مطبع پیشگی ایک سال کی مبلغ روانہ کردین اور نیز
قدیم مشتریون کی جنابون مین بھی التماس ہے کہ اتبو نیاسال
چلا جاتا ہی کہ زر بقایای سال گذشتہ جنکے ذمہ ہی اوسکو

اوا کرنیمین دیری اور بیہل انگاری کو جو کام فرماتے ہین ہین
اون سے نہایت ادب وانکسار سے عرض کرتا ہون کہ سال
گذشتہ کی مبلغ مع پیشگی سال گذران ارسال فرماکے ممنون
ومنت بنوادین اور جنہون نے تین یا چھہ مہینون کی قیمت
ارسال کی ہی پوری سال کی قیمت عنایت فرماکے مطبع کے
اہتمام کی تقویت کرین فقط - .

رسید زر

ہم نہایت ممنون ومشکور ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون
نے زر مندرجہ ذیل قیمت اخبار منشور محمدی عطا فرمائی

جناب نواب محمد شجاع اللہ خانصاحب بہادر رئیس مرادآباد	۸ - ۴	-
جناب شیخ نورالدین صاحب دیوان اعظم ریاست سنگلور ضلع راجکوٹ	۶ - -	-
جناب نواب مرزا فیروز حسن صاحب دہلوی صباساکن مدراس	۵ - -	-
جناب میرزا محمد اعظم بیگ صاحب اکراری بندوبست ہزارہ	۴ - ۲	-
جناب سید محمود صاحب بن سید عطامیان صاحب سنگلور	۲ - -	-
جناب منشی محمود خانصاحب پونہ	- ۶	-
جناب نایک شیخ حسن صاحب ۸ رجمنٹ کمپنی پونہ	- ۵	-

بمقام مسکر سنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق شعرہ احباب باہتمام محمد عبد المجیب سکرٹری طبع شد

سرکار مین فریاد کی لیکن وہ مسلم ہوئے عدالت گاہ مین حاضر ہوکے
ظاہر کیا کہ مین خود اپنے حسن عقیدہ سے برضا و رغبت دین اسلام
قبول کیا ہون اور طفل نادان نہون کہ کسی کے اغوا و فریب سے ترک
مذہب اپنا کردن دوسرے ہمقوم بقالون نے اوسکی رو مین بہکایا کہا کہ
یہہ لڑکا سولہ سال کی ابہی نہ پہنچا ہے نابالغ ہی اسکو ہمارے حوالے کردیجئے
یہہ عرض اونکی حاکم وقت نے مقبول نکی آخر حسین علیصاحبکو کہ اہل
اسلام کی طرف سے تہے کامیابی حاصل ہوی ۔

بقیہ جواب نیاز نامہ

دوم یہہ کہ بفرض محال اگر یہہ روایت صحیح ہی ہو جب بہی پادریصاحب
کی مفید مطلب نہو گی کیونکہ اونکا دعوی تو یہہ ہی کہ بوقت جمع و
ترتیب قرآن اختلاف ہوا اور اس روایت سے یہہ بات ہرگز
ثابت نہین ہوتی بلکہ ہو سکتا ہی کہ قبل اس جمع کی اونہون نے
اختلاف کیا ہو اور وقت جمع و ترتیب کے سب صحابہ کے ساتہہ وہ بہی
شریک ہون اگر یہہ امر بہی ہوا ہو تو بہی کسیطرح قباحت لازم نہین
آتی پادریصاحب تو ۲۱۹ اپنے کتب مقدسہ کے باری مین لکہتے
ہین کہ تمامہ جماعتونکو تمام نوشتونکا حال تین سو برس تک معلوم
نہین ہوا اور اسی وجہ سے بعضون نے بعض نوشتہ کی نسبت شک
کیا ہی پہر جب پادری صاحب تین سو برس کے بعد کے اجماع کو معمول
کرتے ہین اور ہزارون شخص جو اوس اجماع کی مخالف تہے اور اس
درمیان مین مر گئے اونکی مخالف کو کچہہ مضر نہین سمجہتے پہر اگر ہزارون
صحابہ مین سے ایک ابن مسعود نے بسبب کسی سہو و نسیان کی تہوڑی
سے امر مین اختلاف کیا اور بعد تحقیق کے رجوع کیا ہو تو قرآن
مجید مین کیا شک آسکتا ہے ذرا انصاف تو کیجئے کہ ان دونون

اختلافون مین کتنا فرق ہوا اور بالفرض والتقدیر اگر ابن مسعود
مخالف ہی رہے ہون تو بہی قرآن مجید پر کچہہ جبر نہین ہو سکتی کیونکہ
تمام صحابہ ان سورتونکی کلام اللہ ہونیکی قائل تہے اور خود رسول خدا
کی کلام سے انکا قرآن مین داخل ہونا بروایت صحیح ثابت ہی پہر
ایک صحابی کا کلام جو مخالف ہی تمام صحابہ اور کلام رسول خدا کی
کیونکر معتبر ہو سکتا ہی اور جن روایات صحیحہ سے ان سورتون کا
منزل من اللہ ہونا ثابت ہی بعض دشمنین سے یہہ من صحیح

بخاری مین ہے، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ
مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الخ پوچہا مین نے رسول
خدا سے کہ فرمایا تہا آپنے سکہانیکو مجہے بڑی سورۃ قرآن کی فرمایا
الحمد للہ رب العالمین اور ابوداؤد اور ترمذی روایت کرتے
ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنْزِلَتْ عَلَیَّ آیَاتٌ لَمْ تُرَ آیَاتٌ مِثْلُہُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ یہان تک تو ابن مسعود کی روایت مین کلام کیا
گیا اب اس روایت کا حال بیان کیا جاتا ہی جس سے دعاء قنوت
کا داخل قرآن نہونا معلوم ہوتا ہی اول یہہ جو ابی بن کعب
کیطرف منسوب ہے کہ وہ دعاء قنوت کو داخل کرتے تہے ایک
ظاہر دلیل سے باطل معلوم ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ مصحف عثمانی نقل ہی
اوسی مصحف کے جو حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کے وقت
مین جمع ہوا تہا اور ابی بن کعب وہ صحابی ہین جنکو حضرت عمر
نے رمضان شریف مین نماز تراویح کی لئے امام بنایا تہا اور
تمام صحابی اونکی پیچہے قرآن سنتے تہے اگر دعاے قنوت ابی بن
کعب داخل قرآن جانتے تو ضرور تراویح مین پڑہتے اور

مرقوم ۲۰ نومبر ۱۸۹۳ء

حضرت عمر اور تمام صحابہ جماعت خارج فرائض سمجھتے تھے ضرور
واجب کرتے اور بالیقین نزاع ہوتا کیونکہ اوسوقت مین یہہ
حال تہا کہ اگر فرد ابھی کوئی اختلاف کرتا تو اوسکے مخالف تہا
سخت گیری کرتے تھے یہہ ممکن نہ تہا کہ ابی بن کعب عامی جماعت
تراویح مین پڑہتے اور صحابہ اون سے کچھہ تعرض نکرتے ۔
اور وہ جو طبرانی فرزین سے روایت کی ہو کہ علی بن ابی طالب
نے دو سو تین تسلیم کین اور رسول اللہ نے اونہین تسلیم نہ
ہتین چنانچہ اتقانمین وہ روایت منقول ہو یہہ روایت ہرگز قابل
اعتبار نہین ایسی روایات واہیہ سے اصول یقینیہ باطل نہین ہو سکتے
کیونکہ اول راوی اس حدیث کا عباد بن یعقوب ہے اور شمس الدین
ذہبی نے اوسکو لکہا ہو کہ یہہ غلاۃ شیعہ مین سے تہا اور ابن حبان
کہتے ہین کان داعیۃ الرفض ومع ذلک یروی المناکیر عن المشاہیر
فاستحق الترک اور ایک راوی اسکا ابن لہیعہ ہو جسکی حال مین میزان الاعتدال نے لکہا ہو قال ابن معین ضعیف لا یحتج بہ قال
یحیی بن سعید قال لی بشر بن السری لو رأیت ابن لہیعۃ لم تحمل عنہ
حرفا کہا ابن معین نے کہ ابن لہیعہ ضعیف ہے قابل حجت پکڑنیکی نہین اور
یحیی ابن سعید کہتے ہین کہ بشر نے مجہے کہا کہ اگر تو ابن لہیعہ کو دیکہی تو نہ
لی تو اوس سے ایک حرف یعنی اوس سے روایت نکر اور ایک راوی
عبد الملک ابن مروان ہو یہہ بہی غیر معتبر شخص ہے امام بخاری اسکی حق مین
کہتے ہین لم یصح حدیثہ کسی نہین صحیح ہو حدیث اوسکی ۔ باقی آیندہ

انجیل شریف

کتاب مذکور الذکر نہایت ایک عمدہ کتاب ہے کہ جو نصایح اور پند سے
متعلق ہین اگر بعضے مسائل اسمین جو درباب تثلیث اور کفارہ کے

متعلق ہین اسپر ہمارا اتفاق بالکل نہین ہے مگر افسوس ہو کہ اس
کتاب کی منادی جو واعظان دین عیسوی مشن کیطرف سے معہدہ
پادری یا کاؤنسل پر نامزد ہوکر بازارون مین کرتے ہین وہ
نہایت ہولناک اور وحشت انگیز معلوم ہوتی ہو غضب تو یہہ ہے کہ وہ
لوگ اس کتاب کے برعکس اور اپنے فرائض کے برخلاف اپنا قدم رکہتے
ہین باعث ملازمت مشن کے اونکی رگ حمایت جنبش مین آجاتی ہے
وہ علت غائی کہ جو انکو بادی النظر ہو اوسکا نام و نشان بہی نہین
پایا جاتا کچہہ اور کا اور نتیجہ نکلتا ہو اور مفت مین درمیان حاکم
و محکوم کی تباین کلی ہو جاتا ہو بلکہ وہ بیج محبت کا کہ جو ہماری گورنمنٹ
عادل اپنی رعایا برایا کے دلون مین بوتی ہے اتنحرات کے وعظ
ہولناک سنکر ہو ہوا اوسکا ابہی پودا ابہی نکلنے نہین پاتا کہ ایک
لخت وہ بیخ و بن سے اوکہڑ جاتا ہو ۔ کیا خوب ہو اگر پادریان فرنگ
اس کتاب کو ہماری علما و فضلا کے ہاتہہ مین دیدین تو پہر دیکہو
ہماری علما حضرات امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ابو المنصور صاحب
و حافظ ولی اللہ صاحب و مولوی چراغ علی صاحب و مولوی مرزا
فتح محمد صاحب و مولوی محمد علی صاحب و مولوی سراج الدین صاحب
وغیرہم صاحبان ذی علم کیسی عمدہ تفسیر سے اسی کتاب کی منادی
عوام الناس کو سناتی ہین اور وہ دہیا جو ان حضرات کی طفیل
رعایا کی چادر پر گورنمنٹ کیطرف سے دہبہ والتی ہین دفعتہً مٹ
جائیگا کیونکہ گورنمنٹ تو ہمیشہ ایک انکہہ سے ہر ایک ملت و مذہب
والیکو دیکہتے ہے اور کسی کے مذہب سے اونکو سروکار
نہین ہو اونکا دلی منشا یہی ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے کہال
مین مست رہے اور کوئی کسی کے مذہب مین دخل ندی برخلاف

اس منشا کی یہ حضرات خواہ مخواہ سوتی گلہ جگاتی ہین تحریر و تقریر
کے ذریعہ سے اولیا و انبیا پر الزامات کے انبا جماتی ہین ۔
یہ میرا یعنے انجیل شریف جو اسوقت ہمارے ہاتھہ مین ہے دیکھو
کیا عمدہ سبکو نصیحت کرتے ہے چنانچہ متی کی انجیل ۷ باب اور ۱
الزام مت لگاؤ تاکہ تم پر الزام نہ لگایا جاوے ۲ کیونکہ جو الزام تم لگاتے
ہو وہی تم پر لگایا جائیگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے
واسطے ناپا جائیگا ۳ اور تنکے کو جو تیرے بہائی کے آنکھہ مین ہے کیون
دیکھتا ہے لیکن شہتیر جو تیری آنکھہ مین ہے نظر نہین کرتا ۴ یا
کیونکر اپنے بہائی کو کہتا ہے کہ ٹھہر تنکے کو جو تیری آنکھہ مین ہے لاکہ نکال
دون اور دیکھہ تیرے ہی آنکھہ مین شہتیر ہے ۵ مانگو تو تمھین دیا جائیگا
ڈھونڈو تو تم پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا
۸ کیونکہ جو مانگتا ہے لیتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا
ہے اوسکے واسطے کھولا جائیگا ۱۲ پس سب جو کچھہ تم چاہتے ہو کہ لوگ
تم سے کرین وہی تم بھی اُنسے کرو کیونکہ توریت اور نبیون کا مطلب
یہی ہے ۱۳ الغرض ایسی عمدہ عمدہ اور نہایت سودمند پند اسی کتاب مین
ہین کہ جو یا عشر عشیر گنجایش کی اسوقت تحریر نہین ہو سکتی انشاء اللہ
تعالی پھر کسی موقعہ پر ہم تعلیم انجیل شریف کے اپنے ناظرین احبا
کو سنا دین گے دیکھو بہائیو حضرت مسیح علیہ السلام نے صاف
صاف فرمایا ہے کہ پس سب جو کچھہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کرین
وہی تم بھی اوسے کرو کیونکہ توریت اور نبیون کا مطلب یہی ہے
اور تم اوپر بڑھہ آئے ہو کہ کسی پر الزام مت لگاؤ اور یہ یہی تمثیل
جناب مسیح کے نصیحت بنی ہے کہ تنکے کو جو تیرے بہائی کی نظر
مین ہے کیون دیکھتا ہے لیکن شہتیر جو تیرے آنکھہ مین ہے نظر

نہین کرتا ۔ افسوس ہزار افسوس جناب مسیح کے اس نصایح اور
پند کے ہمکو برعکس ہمارے ہم عہد بہائی عیسائی کیا کالے کیا گورے
سناتے ہین کہ تمام انبیا اور اولیا نعوذ باللہ گناہون مین مبتلا
ہین کبھی وہ ہمکو حضرت داؤد علیہ السلام کی عیسویت سناتے ہین
کہ اوسنے اوریا کی جورو سے یہہ حرکت کی اور کبھی سلیمان علیہ
السلام کے بت پرستی کا ذکر سناتے ہین اور کبھی آدم کی نافرمانی
یاد دلاتے ہین اور کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جورو کو بہن
کہنا سمجھاتے ہین اور کبھی جناب سرور کائنات حضرت رسول اللہ
کے نسبت کثرت ازواج کے کلمات سناتے ہین القصہ کوئی نبی
اور اولیا انکی باتہہ سے سوکھا نہین بچتا سب بڑا انتہا عیب لگاتے
ہین اور ناحق اپنے پر یہہ انبار بُرائیونکا اوٹھاتے ہین کیونکہ
ای بہائیو تمنے ابھی جناب مسیح کے پند کو پڑھا ہے کہ تو شہتیر پر
جو تیرے آنکھہ مین ہے نظر کیون نہین کرتا ۔ ہزار حیف انکی
اس عقل عجیب پر کہ یہہ اپنے آنکھہ کے شہتیر کو بقول حضرت مسیح
کیون نہین دیکھتے اور پیر کیون برخلاف قول مسیح اور دون کے
تنکے پر نظر کرتے ہین ۔ اب کوئی دانا آدمی ذرا خیال کرے
کہ جب انکا خود یہہ نقشہ ہے کہ خود را فضیحت و دیگر را نصیحت تو انکی
وعظ و پند مین کیا اثر ہوگا انکو مناسب ہے کہ پہلے اپنے قول و فعل
کی اصلاح فرماوین پھر اس کتاب شریف کو کہ جو نام نہاد بیل
ہے باتہہ مین لین ورنہ ایسی کتاب شریف کو ایسے باتہون
سے کہ جو درات لوگون کو الزامات کے گرد سے ملوث ہی
نہ چھوئین اور وہ آنکھین کہ جنمین شہتیر پڑی ہین اونسے
اس کتاب کو نہ دیکھین کیونکہ آنکھہ کے صفائی شرط ہے

کہانتک اگر یہہ واعظان آیات مذکورہ بالا پر عمل کرین کسی دیوتا اور
اوتیا اور انبیا کی شان مین کوئی کلمہ بُرا یا نازیبا نہ بولین نہ یہہ دیکھو
ہم سب مین کیسی محبت اور یگانگت پیدا ہوتی ہے ۔ ہم یقین جانتے
کہ یہہ لوگ کس نبی کی امت مین سے ہین ہمارے پاس بھی انجیل شریف
موجود ہی جس وقت ہم انکی تحریر و تقریر کو سنتے ہین اور انجیل سے انکا
مقابلہ کرتے ہین تو ہمکو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہی ہم انکو
اپنے بھائی اہل کتاب جانکر انکی مکانات پر جاتے ہین اور اونکی بہا
برادر انہ طور سے ملتے ہین اور یہہ حضرات ہمارے ساتھہ ایسی ایسی
سلوک سے پیش آتے ہین کہ جسکی بیان کرنے سے ایک درد معلوم
ہوتا ہی دیکھو صاحب شمس الاخبار لکھنو نے نمبر ۱۴ جلد ۵ مین
ایک خواب رجب علی کیطرف سے کیسے وحشتناک لکھی ہی اور جناب
سرور کائنات کی شان مین کیسی بیادبی کے ناچار ہمکو اوس
خواب پر نشان کا جواب لکھنا پڑا اور وہ الزام کہ جو صاحب
خواب نے رسول مقبول پر لگایا تہا وہی اونکی پیشوا پر ثابت کر دیا
گیا پھر تو وہ جواب دندان شکن سنکر عالم خواب مین ہو گئی اور وہ
جناب مسیح صاحب کا قول اونپر صادق آیا کہ الزام مت لگاؤ تاکہ
تمپر الزام نہ لگایا جاوی اور پھر افسوس یہہ ہوا کہ صاحب شمس الاخبار
نے رجب علی کے صفائی کے لئے بہت کوشش کی پھر وہ بہی اونکی
تائید مین نرا وہ مشن امرتسر مین اپنی نوکری کا بندوبست کرنا ہی
اغلب ہی کہ وہان نوکر ہو جائیگا خیر اس معاملہ کو پھر کسی موقع
پر لکھینگے ۔ ہم صاحب مہتمم شمس الاخبار اور صاحب نور افشان
کو اپنا بھائی اہل کتاب جانتے ہین فقط چند مسائل مین فیمابین
ہمارے اور اونکی نفاق ہی وہ دن نہایت مبارک ہوگا کہ صاحبان

موصوف قرآن مجید اور انجیل شریف اور توریت مبارک کو مسائل
کو بجاے علما کی زبان ہو کر اپنے اپنے اخبارات مین بے تعصب تحریر
کرین اور تمام ہندوستان کے مسلمانون کو اپنا بھائی تصور کرین
اور وہ لوگ جو محض طمع دنیاوی کے واسطے عیسائی ہوتی
ہین اونکو سمجہا کر عیسائی کا حال ہم تحریر کرین
اوسکی چال چلن پر خیال کرین اور یہہ نہ سمجہین کہ یہہ لوگ ہمکو محض
عداوت کے راہ سے خبر دیتے ہین نہ صاحب ایسا ہرگز نہین
ہم مسیح کی کلیسا کو ایسا پیار کرتے ہین کہ جسکا کچہ ٹھکانہ نہین محض
اس آیت کو مدنظر رکہہ کر کہ میری کلیسا تمنے چورون کے کہوہ
بنایا ہی اپکو آگاہ کرتے ہین بلکہ آپ کو ہمسے اس خیر خواہی اور
نیک نیتی پر نہایت خوش اور احسانمند ہونا چاہیے کیونکہ ہم اپکو
اون چورون سے جو کلیسا مین گہس گئے ہین مطلع کرتے ہین
واہ واہ صد قربان اس سمجہہ کے آپ اونہی خفا ہوتے ہین ۔ خیر ہم آپکو
اپنا بھائی سمجہکر آگاہ کرتے ہین اگر تم جانو مانو نہ مانو ای عزیز وہہ
کتاب انجیل جو اسوقت ہماری ہاتہہ مین ہے بہت اچہی کتاب ہے جیسی
آیات اسوقت میں نے آپ صاحبون کو سنائی ہین انشاء اللہ تعالی پھر
کسی وقت اور سناؤنگا اور جناب پادری صاحبون کی خدمت
مین التماس ہی کہ جو اصل مطلب انجیل کا ہی وہ اپنے شاگردون کو
ہدایت کرین سوا اسکے اور چھیڑ چہاڑ لوگون کو نہ سناوین ورنہ
بہی انجیل اونکو نادم کریگی اسوقت مین دعا کرتا ہون کہ
خدا تعالی ہم سب کو اپنے رسول پاک کے طفیل ہدایت بخشے اور
سب اوسکے حبیب پاک کا کلمہ پڑہین آمین فقط ۔

الراقم مرزا موحد جالندہری

خط

فضائل پناہ کمالات دستگاہ محسن و مطاع من جناب محمد عبد العجیب صاحب سکرٹری زمرۂ احباب متہم منشور محمدی دامت برکاتہ ۔ پس از تسلیم انیکہ ۔ اندنون اکثر عیسائیون نے مسلمانون کے ساتہہ کہانے پینے کے آرزو اپنے اخبارات مین ظاہر کی اور بعضے مسلمانون نے بہی دیکہا دیکہی اس باب مین اپنا مافی الضمیر ظاہر کیا ۔ چونکہ یہہ معاملہ مذہبی ہے اور ما و شما کا کام نہین ہے کہ اس نازک معاملہ مین کہ جو متعلق شریعت ہے دخل دین ۔ اور وہ جو دو خطوط نور افشان نمبر ۳۲ جلد ۲ مین بجانب غلام محی الدین خان عیسائی مشن امریکن مقام ریلی و صاحبدیال عیسائی جہپے ہین اونکا جواب بہی مسلمانون کے ذمہ تہا اگرچہ پہر دو معترض صاحبان کے خیال پرانے ہین اور اپنے سمجہہ کے موافق وہ صاحب آیات قرآن مجید کے معنی اولٹ پلٹ سمجہتے ہین مگر تاہم بہی اونکے اعتراض کا جواب لکہنا چاہئے ہمنے مانا کہ جناب مولانا محمد حنیف صاحب نے مختصر جو کچہہ ارقام فرمایا وہ مسئلہ لاجواب ہے ۔ اور عیسای صاحبون کے اعتراضات بالکل اونکی کم فہمی اور نادانی پر دلالت کرتے ہین ۔ جناب فضیلت مآب حضرت امداد علی صاحب بہادر کا رسالہ اس معاملہ مین قابل دید ہے اور ایسا ہی ایک رسالہ خطاب فاضل مطبع نولکشور کانپور مین چہپا ہوا معروف و مشہور ہے خیر قطع نظر اسکے اسوقت ہمارے مخدوم مولانا احمد حسن صاحب نے ایک مضمون الموسوم اکل و شرب واسطے آگاہی ناظرین اخبار اور عیسائیون کے اقام فرمایا ہے لہذا راقم آپ کے خدمت کیمیا خاصیت مین ارسال کرتا ہے

آپ از راہ توجہات بزرگانہ اپنے اخبار مطلع انوار [illegible] عیسائیون اور مسلمانون تک پہونچائین ۔ الراقم میرزا [illegible]

اکل و شرب

تقریر ملک العلما سلطان الفضلا مفتی احمد حسن صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ جالندہر ادام اللہ فیوضہ ۔

طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ

سمجہنا چاہئے کہ اہل کتاب کے کیا معنی ہین یعنی اضافت لفظ اہل کی طرف لفظ کتاب کی کس مناسبت سے ہے لہذا قبل شروع جواب اضافت اہل کتاب مع چند مقدمات ضروریہ بیان کئے جاتے ہین اقول و بہ نستعین ۔ معنی لفظ اہل کتاب صاحب کتاب کی ہین ظاہر ہے کہ یہہ اضافت اہل کی بجہت علاقہ ملک نہین کیونکہ اگر یہی ہے تو چاہئے کہ جتنی کتب فروش اہل ہنود وغیرہ مذہب والی توریت و انجیل کو بتوقع انتفاع مالی خرید لیتے ہین اور اون پر مالک توریت و انجیل صادق آتا ہے تو اونکو بہی اہل کتاب کہنا چاہئے و الا لیس کذالک بلکہ یہہ اضافت بمناسبت تعامل ہے لہذا اب اہل کتاب کی یہہ معنی ہوئی کہ وہ شخص جسکا عمل بحسب کتاب کے ہو اور نیز یہہ بہی اظہر من الشمس ہے کہ اس مناسبت کیواسطے جو موجب اضافت ہے تعامل باوجادی کافی نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ایسا ہی ہو تو چاہئے وہ عیسائی کہ جنکے باپ دادا اہل کتاب کہلاتے تہے اگر وہ اپنا دین بدلکر غیر دین پر جیسے مجوس وغیرہ ہو جائین تو اونکو بہی اہل کتاب کہا جاوے الغرض اس تقریر سابقہ سے بخوبی عیان ہوا کہ اہل کتاب اوسکو کہتے ہین کہ جسکا عمل موافق احکام کتاب کے ہو لہذا صاحب معالم التنزیل نے اس آیت کی ذیل مین

صفحہ ۲۶۶ سطر ۲۸ آیت طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم

مین لکہا ہو فامن دخل فی دینہم بعد بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا تحل ذبیحتہ الخ - الغرض جو شخص کہ یہود و نصاری کی دین مین بعد بعثت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داخل ہو تو اوسکو اہل کتاب نہین کہتے کیونکہ جب اونکو کتاب مین یہہ لکہا تہا کہ تم پاوگے جب نمانہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اونپر ایمان لاوگے جو کوئی ایمان نہ لائیگا تو ہلاک کیا جاویگا وہ لوگ اپنی تعصب قدیمانہ پر رہکر اس نعمت عظمی سے محروم رہی تو بہلا ذرا خیال کرو کہ اونکا عمل اپنی کتاب پر کیونکر ہوا جب اونکا عمل اپنی کتاب پر نہوا تو اونکو اہل کتاب کیونکر کہا جاوے

بیان مقدمات مستدل کے استدلال مین جب کوئی احتمال مخالف اسکی مدعا کے پیدا ہو تو وہ استدلال مثبت مدعا نہین ہوتا ۲ مستدل پر لازم ہی کہ ایسی دلیل بیان کرے کہ جو مستلزم مدعا ہو - اب بغور نظر کرنیسے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جو شخص در باب اثبات جواز اکل و شرب با یہود و نصاری موجودین فی زماننا آیت طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم کو پیش کرتا ہی اوسکی مثال ایسی ہی جو شخص جہاڑ یکی درخت کو ہاتہہ مارے ظاہر ہی کہ سوا مجروح ہونے ہاتہہ کے اور کچہہ حاصل نہوگا علی ہذا القیاس اس آیت سے اوسکا دعوی تو کچہہ نہین ثابت ہوتا بلکہ اور منسوب جہالت اور حماقت کے طرف کیا جاتا ہی کیونکہ طعام الذین اوتوا الکتاب کی یہہ معنی ہین کہ وہ لوگ کہ جنکا عمل بحسب اپنی کتاب کے ہے تو وہ لوگ وہ ہین جیسے ابی بن کعب اور حضرت عبد اللہ ابن السلام رضی اللہ عنہما وغیرہما کیونکہ جب وہ بحسب توریت و

انجیل کے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو انکا عمل ہی اپنی کتاب پر پورا پورا ہوگیا تو وہین لوگونکا اس آیت مین ذکر ہی نہ اونکا کہ جنکی باب مین یہہ آیت وارد ہے

یحرفون الکلم عن مواضعہ یقولون سمعنا وعصینا واسمع غیر مسمع وراعنا لیا بالسنتہم وطعنا فی الدین ولو انہم قالوا سمعنا واطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرا لہم واقوم ولکن لعنہم اللہ بکفرہم فلا یؤمنون الا قلیلا

اس بات کے کہ وہ لوگ یعنی یہود و نصاری جانتے ہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہی مگر پھر انکار کرتے ہین

دوسرا یہہ کہ طعام کی معنی بحسب لغت گندم کی بہی آتی ہین جیسے صراح و قاموس سے عیان ہی تو اب معنی طعام الذین اوتوا الکتاب کی یہہ ہوئی کہ گندم اون لوگونکا جو نازل کیگئی کتاب حلال ہی تمہارے لیئے اب یہان کہان سے لازم آیا کہ نان و گوشت مطبوخہ یہود و نصاری کہ جنکی برتنون کی نجاست پر احادیث صحاح دال ہین وہ بہی حلال ہے اگر کسی صاحب کے جیمین یہہ خلجان کرے کہ گندم یہود و نصاری کی کیا خصوصیت ہی بلکہ گندم تو کل کی حلال ہی جواب یہہ کہ جب آیت یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء نازل ہوئی تو اہل ایمان یہہ سمجہے کہ یہود و نصاری سے مطلقا انقطاع معاملات کا حکم ہی تو پھر یہہ آیت طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم پہونچی - یعنی گندم یہود و نصاری بطور بیع و شری کی تمہارے لیئے ممنوع نہین - وجہ ذکر گندم فضیلت بہ نسبت جملہ اطعمہ تیسری یہہ کہ طعام کے معنی تمر کی بہی آئی ہین جیسے حدیث شریف مین واقع ہی کنا نخرج صدقۃ صاعا من طعام - یہہ معنی اس جگہہ مین یون چسپان ہوسکتے ہین کہ جب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاری کو

جلاوطن کردیا تو جائداد پس ماندہ نخیل وغیرہ کو جن پر غنیمت
نہین صادق آتی تھی اسکا حکم بیان فرمایا وجہ تعرض ثمار نخیل
کی وہی ہو سابق مین گذری اب جب معنی طعام مین یہہ احتمال
ہوا تو اس آیت معلومہ کو در باب اثبات دعوی جواز اکل و شرب طعام
مطبوخ نصاریٰ مین لانا سوای اظہار حماقت مستدل کی اور کوئی
نفع معلوم نہین ہوتا بحکم مقدمہ اولی اذ بحکم مقدمہ اذا جاء الاحتمال
بطل بہ الاستدلال یہہ سب تقریر بمقابل منکر تقلید ہو یعنی وہ شخص کہ
دعوای عمل بالحدیث و قرآن کرتا ہو اور اقوال علمائے فقہائے یا
مفسرین کو اپنی زعم فاسد مین قابل استدلال کے نہین جانتا
ورنہ جو شخص اتباع اقوال آئمہ مجتہدین کرے جیسے رب العالمین کا
حکم یہی ہو فرمایا فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۔ یعنی
پوچھ لیا کرو علماے وہ مسئلہ جو نہین معلوم ہوتا کیونکہ علمائے
ربانی کی تابعداری بعینہ انبیاء علیہم السلام کی تابعداری ہے
کیونکہ وہ علما اونہین کے طرف سے بمداخلت نقصانیت دریا
حکم بیان فرماتے ہین ایسے شخص کے لئے تو امر بہت سہل ہے کیونکہ وہ
یہہ دیکھہ لیگا کہ علماے مفسرین کے معنی اس آیت کے کیا کئے ہین اور
فقہاے کرام نے در باب طعام مطبوخ یا دانی نصاریٰ کے کیا
حکم فرمایا ہو چنانچہ ان ہر دو فریقون کے اقوال بمشیت ایزدی
آگے ذکر کئے جاوینگے اب ہم چند دلائل باثبات عدم جواز اکل و شرب
با یہود و نصاریٰ بیان کرتے ہین مگر بجہت ضیق وقت و ہرج
طلباء اختصار پر نظر کئے جاتی ہو ۔ وجہ اول ۔ ترمذی نے
اپنی جامع مین ابی ثعلبہ خشنی سے روایت کئی ہو کہ قلت
یا رسول اللہ انا بارض اہل کتاب نکل فی آنیتہم قال

ان لم تجدوا غیرہا فلیحضوہا بالماء ۔ عرض کیا مین نے یا رسول
اللہ ہم لوگ اہل کتاب کی زمین مین رہتے ہین کیا ہم کہا لیا کرین
اونکی برتنون مین فرمایا آپ نے اگر نپاؤ تم اونکی برتنون کی
سوا اور کوئی برتن تو خوب دہو لیا کرو تم انکو پانی کے ساتھہ
پس اس حدیث شریف سے بہت اچھی طرح سے معلوم ہوتا ہو
کہ یہود و نصاریٰ کی برتن نجس ہوتے ہین بلکہ نجس سے بھی بدتر
کیونکہ برتن نجس کے استعمال مین محض غسل شرط ہے اور یہود و
نصاریٰ کی استعمال ظروف مین دو شرط ہو اول تو نہ ملنا دوسرے
برتن کا دوسرا غسل مفاد قیود یہہ ہو کہ جسجگہہ برتن اہل
اسلام میسر ہو سکین تو اوس جگہہ ظروف یہود و نصاریٰ کا استعمال
بعد غسل بھی جائز نہین فتح الباری شرح صحیح البخاری مین
اسکی وجہ مین یہہ لکھا ہو لکثرت استعمالہم النجاسۃ و منہم من یتدین
بملابستہا ۔ یعنے دہونا اسواسطے شرط کیا گیا ہو کہ یہہ لوگ
نجاست کو بہت استعمال مین لاتے ہین یہان تک کہ بعض اون
یہود و نصاریٰ مین سے ملابست نجاست کو اپنا دین سمجھتے
ہین جب اس حدیث شریف سے یہہ امر متحقق ہوا کہ برتن یہود و
نصاریٰ نجس ہین تو ظاہر ہو کہ کنوا نجس چیز گرنیسے ناپاک
ہو جاتا ہو اب ہمارے بھائی مسلمانون کو یہہ کیونکر جائز ہو کہ
ایک ہی کنوان کہ جسمین عیسائی بھی پانی بھرتے ہون تو اہل
اسلام بھی اوسی کنوین سے پانی بھرین بلکہ اوس کنوین کا بحکم
روایات مفتی بہا یہہ حکم ہو جاتا ہو کہ اوسکا سارا پانی کھینچکر بعد
استعمال مین لایا جاوے صاحب درمختار نے یہہ فرمایا ہو کہ
ینزح کل ما فیہا بعد اخراجہ ۔ کھینچا جاوے اوسکا سب پانی

ابدنکالنے نجاست کی - وجہ ذمیم صاحب ترمذی نے حذیفہ
عبداللہ ابن مسعود سے روایت کیہ ہین - قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم
علماءہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم واکلوہم وشاربوہم
فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ولعنہم علی لسان داؤد وعیسی
ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ
حتی تاطروہم اطرا - جب پڑگئی تھی بنی اسرائیل گناہون مین
منع کیا اونکو اونکے علماؤن نے پس باز نہ آئی پھر بیٹہے اونکی
اونکی ساتہہ اونکی مجلسون مین اور کہایا اونکی ساتہہ عالمون نے
اور پیا اونکی ساتہہ تب مارا اللہ نے بعض کے دلون کو ساتہہ
بعض کے پھر لعنت کی اونکو زبان پر حضرت داؤد اور حضرت
عیسی بن مریم کے یہہ اس لئے کہ نافرمان ہوئے تہے اور تہے
حد سے بڑے کہا عبداللہ ابن مسعود نے پھر بیٹہہ گئے رسول اللہ
صلعم تکیہ چہوڑکر اور تہے تکیہ لگائے ہوئے یہہ واسطے اہتمام کلام کے
پھر فرمایا نہ معذور رکہے جاؤگے تم قسم ہے اوس ذات کی کہ جان
میری اوسکی ہاتہہ مین ہے جب تک کہ نہ منع کروگے تم معاصی سے
بخوبی منع کرنا - اس حدیث شریف مین اہل معاصی یہود و نصارا
کے ساتہہ موالکت و مشاربت و مجالست ممنوع ہوئے تو سمجہہ
لینا چاہئے کہ اونکی کفارہ کی ساتہہ کہ جن لوگون نے اپنے
ثواب کو بھی بدل ڈالا اور محض اسم باسمی رہگیا تو بمدارج
اونکی ساتہہ موالکت و مشاربت حرام ہوئی اور نیز اس حدیث
شریف سے یہہ امر ثابت ہوا کہ مخالطت اہل عصیان چہ جائے

کہ کفار باعث قلوب مومنین کے اون جیسی قلوب بنجائینگے ہو تو معلوم
ہوا کہ اگر ہم بھی اہل اسلام یہود و نصاری کی ساتہہ ملاپ و مشابہ
اکل و شرب کرینگے تو نعوذ باللہ من ذلک اون جیسی دل سیاہ
صریح البطلان کو مانتہ والے ہو جائینگے اگر ہم اپنے نور ایمان کو جو
خداوند پاک نے محض اپنے فضل و کرم سے بوسیلہ افضل
الانبیاء علیہ الف التحیات کے عطا فرمایا بچانا چاہین تو اون سے
لابد ہے کہ اجتناب کرین لہذا دیلمی نے فردوس مین عبداللہ ابن
جعفر سے روایت کیے ہے کہ قال قال رسول اللہ صلعم ان
قوما احبوا قوما حتی تلگلوا فی حبہم فلا تکونوا مثلہم - بیشک
ایک قوم نے دوست رکہا ایک قوم کو یہانتک کہ ہلاک ہوگئے
اونکی محبت مین پس نہو تم مثل اونکی - ای بہائیو مسلمانو دیکہو
کہ محبت کفار پر کہ جسکی علامت مخالطت با کل و شرب ہے اوسپر
یہہ ثمرہ مرتب ہوتا ہے کہ ایمان ایک نعمت عظمی جو باعث نجات
ابدی اور رضامندی مولی اور موجب ہر درجات دنیا
و دین ہے، کیا کیا افات ایمانی مرتب ہوتی ہین ہائے افسوس
ہے کہ اوس ذات رحیم و کریم نے تو ہمپر بدرجات غیر متناہیہ رحم
فرمایا کہ ہم جیسی کم ہمت ناچیزون کو کہ جنہون نے میز پر کہانا
لگاکر کہانیکو بنظر قاصر موجب رفعت و عزت سمجہہ رکہا ہے ایسی نبی
کی امت مین سے بنایا کہ جنکی تعریف مین مسیح بھی یہہ فرماتے ہین
کہ مجہہ مین اوسکی کوئی چیز نہین یوحنا ۱۲ باب ۳۰ ورس
امتی بننے کو اپنا فخر سمجہتے ہین مگر ہم بسبب اپنی حماقت کے بسبب
محبت کفار تو قعر ترقی دنیاوی اوس افضل البشر کی شفاعت
سے جو یوم ایاس ہوگی محروم رہین اگرچہ اوس روز